ثریا حمید
ریسرچ اسکالر، مرکز برائے تحقیق، مرکز سطہ، کشمیری یونیورسٹی

حضرت بابا داؤد خاکیؒ کی تصانیف میں صوفیانہ عناصر: ایک نظر

دنیا کی دیگر علمی زبانوں کی طرح فارسی زبان بھی زمانہ قدیم میں ایک پُر اسرار زبان رہی ہے۔ یہ زبان خالی ایران اور وسطی ایشاء تک محدود نہیں رہی بلکہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ زبان اپنے پُرانے حدود پار کر کے دوسرے ممالک میں بھی قیام پذیر ہوگئی۔ چنانچہ تواریخی پس منظر میں جب ھم اس زبان کو دیکھتے ہیں تو وسطی ایشاء اور ایران سے سفر کر کے یہ زبان کشمیر تک پہنچ گئی۔ اور تقریباً سولویں صدی عیسوی میں اس نے کشمیر میں اپنا غلبہ پالیا۔ مسلمانوں کے دور حکومت میں اس زبان کی اہمیت بڑھ گئی۔ کیونکہ مسلمان حکمرانوں کو وسطی ایشاء اور ایران کے ساتھ ایک خاص میل جول رہا ہے۔ اس کے علاوہ اس زبان کی اہمیت اور افادیت میں برتری لانے کے لئے صوفی بزرگوں نے بھی (جو کشمیر میں قیام پذیر ہوئے یا کشمیر سے واپس تشریف وسطی ایشاء اور ایران لے گئے) اھم رول ادا کیا ہے۔ جنھوں نے وقتاً فوقتاً اس زبان کو علمی اور عملی اعتبار سے اسکی وقعت میں اضافہ کیا۔ کیونکہ اس دور میں حکومت کا بر پور تعاون اس زبان کی برتری میں لگایا گیا۔ جس کی وجہ سے یہ ایک پُر معزز، پُر معنٰی اور پسندیدہ زبان بن گئی اور کافی عرصے تک اس زبان کی افادیت اور وقعت بڑھتی گئی۔[1]

اسطرح فارسی زبان کو اقوام عالم میں اس قدر بلند مقام حاصل ہوا جسکی وجہ سے اسکی وقعت عربی زبان کے مانند ہوگئی۔ فارسی زبان کا رتبہ بڑھانے، اسکے مواد میں اضافہ کرنے اور اسکو زیادہ سے زیادہ زرخیز بنانے میں کشمیری علماء اور دانشوروں کا اہم رول رہا ہے۔ ان حضرات میں حضرت شیخ بابا داؤد خاکیؒ کی علمی شخصیت نمایاں ہے۔[2] حضرت بابا داؤد خاکیؒ کو کہکشان سلطانیہ کے تابناک ستاروں میں سے ایک ممتاز درجہ حاصل ہے۔ وہ ایک ایسے صاحب قلم، مفکر اور دانشور تھے جنھیں حدیث، فقہ اور تفسیر پر گہری نظر تھی۔[3]

حضرت خاکیؒ کو اپنے زمانے کے متداولہ علوم صوری و معنوی میں بے حد تجربہ حاصل تھا۔

Scanned by CamScanner

انہیں عربی اور فارسی دونوں زبانوں پر قدرت حاصل تھی۔ چونکہ حضرت سلطان العارفینؒ کے حلقۂ ارشاد میں آنے

سے قبل آپ کشمیر کے مقتدر قاضی تھے۔ لہذا آپ کو علم فقہ میں بھی کافی تجربہ حاصل تھا۔ اس چیز کے پیش نظر حضرت خاکیؒ کی تصنیفات میں تصوف و عرفان اور حُسن سلوک کے ساتھ ساتھ مذہبی رنگ بھی جھلکتا نظر آتا ہے۔ ؎ انکی تصنیفات درج ذیل ہیں:

(۱) قصیدہ وردالمریدین

(۲) دستورالسالکین (شرح وردالمریدین)

(۳) قصیدہ ضروریہ (شرح مجموعۃ الفوائد)

(۴) قصیدہ غسلیہ یوسف شاہی

(۵) قصیدہ ریشی نامہ (قصیدہ لامیہ)

(۶) قصیدہ جلالیہ

(۷) رسالہ کمال نامہ اخوان ۵

اس مقالہ میں ہم حضرت بابا داوٗد خاکیؒ کی چند قصیدوں کو قلمبند کرتے ہوئے صوفیاء علوم جسمیں معرفت، شریعت اور طریقت وغیرہ کا ذکر، بابا داوٗد خاکیؒ کے نظریہ سے قلمبند کرینگے۔ چند تصیفات جس پے یہ تحقیقی مقالہ مبنی ہے وہ قصیدہ وردالمریدین اور اُسکی شرح دستورالسالکین کے علاوہ قصیدہ ضروریہ (شرح مجموعۃ الفوائد) ہے۔

(۱) قصیدہ وردالمریدین: حضرت بابا داوٗد خاکیؒ کی فارسی تصنیفات میں سے قصیدہ وردالمریدین کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ وردالمریدین فارسی زبان کا ایک معتبر قصیدہ جو چار سو سے زائد ابیات پر مشتمل ہے۔ جس میں فارسی کے علم وادب میں بیش بہا اور انمول علمی جواہرات نظر آتے ہیں۔ اس میں حضرت خاکیؒ نے اپنے بیشتر ارباب سلوک کی پیروی کرتے ہوئے وردالمریدین کے نام سے اہم ترین قصیدہ فارسی زبان میں اپنے مرشد رہبر کے حالات میں تصنیف کیا۔ دراصل یہ ایک طویل قصیدہ ہے جس میں انہوں نے اپنے پیر کامل کے مقامات بیان کئے۔ ۶

اس قصیدہ میں بابا داوٗد خاکیؒ سب سے پہلے اللہ تبارک و تعالیٰ کی حمد و ثنا اور شکر بجالاتے

Scanned by CamScanner

ہیں۔

شکرللہ حال من ہرلحظ نیکوتر شداست　　　　شیخ شیخان شیخ حمزہؒ تامرا رہبر شداست ۷

اس قصیدہ میں جہاں اولیاء اللہ اور عباد الرحمٰن کے حالات وفرمودات کا بیان ہے وہاں اس میں بالخصوص اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کا بھی ذکر خصوصی ہے۔ اسمیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین وانصار صحابہؓ اور اہل بیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح وتعریف ہے۔ اسکے ساتھ ساتھ شریعت، طریقت، حقیقت کا آپسی رابطہ سلوک کے اسرار رموز اسکے قوائد ضوابط، اوراد واذکار ان کے ثمرات اس بار میں چند اہم بزرگ ہستیوں کے مستند تاریخی واقعات کی طرف تلمیحات پھر اپنی شرح میں اسکے توضیحات قلمبند کئے۔ ۸

آپ نے مقامات شیوخ پر بحث کی صحبت صالحین بزرگوں کی صحبت ہمنشینی کے آداب، معرفت اللہ کے منازل شوق سے پڑھنے والوں کو سکھانے کی کامیاب کوشش کی۔ اس سے یہاں کے ذی شعور لوگوں کے انداز فکر اور قول وعمل پر گہرا اثر پڑا۔

غرض حضرت بابا داوٗد خاکیؒ اپنے اس قصیدے میں صوفی بزرگان کی صحبت میں رہنی پر زور دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ انسان تب تک مکمل نہیں ہوسکتا ہے کہ جب تک اسکی رہبری میں کسی اولیاء کرام اور صوفی بزرگان کا رحم کرم نہ ہو۔ ۹

گر نیتا شد نفس ارباب شہود　　　　خود نگردد دور پرکار وجود

(اگر اولیاء کرام کے پاک انفاس کی برکات شامل حال نہ ہوں تو وجود کے پرکار کی گردش رُک جائیگی)

ایمان والوں کو مسخ صوری ومعنوی سے مستثنیٰ رکھا گیا کیونکہ ایمان کی بدولت انسان میں ایثار، ثابت قدمی، حسن عمل اور خلوص جیسے اعلیٰ اوصاف پیدا ہو جاتے ہیں یہی کردار اُسکی ابدی زندگی میں کامیاب کا ضامن بن جاتا ہے۔

استقامت چوں نمود اندر عمل در ماعلم　　　　عِلم مالم یعلمش حق داد و دین پرور شداست ۱۰

وردالمریدین میں توحید رسالت کے صحیح عقایئد کے ساتھ ساتھ ثمر آور جدوجہد پر زور دیا گیا اور واضح کیا گیا کہ اس دُنیا میں پُرخلوص حُسن عمل کے برابر کوئی دولت نہیں ہے، اور اسکا اجر کبھی ضائع نہیں ہو

Scanned by CamScanner

جاتا ہے اور حُسنِ عمل بذات خود فی نفسہ عنایت الٰہی ہے۔

مشکلات واقعات سالکان راز یں سبب　　　　پیش او تعبیر کردن اسہل و اسیر شد است ۱۱

مصنف نے اس قصیدے کو کس طرح قرآن وسُنت کے جواہر پاروں سے بھر دیا ہے اور کس طرح یہ قصیدہ بالواسطہ اور بلا واسطہ پڑھنے والے کو دعوت فکر اور دعوت عمل دیتا ہے اور ساتھ ساتھ فارسی زبان کو وحی الٰہی قرآن پاک اور حکمتِ نبوی کے موتیوں اور علماء اسلام سے حاصل کردہ علم وادب کے بیش بہا نکات سے بھر دیتا ہے اور زرخیز بناتا ہے۔ملاحظہ ہو یہ شعر:

والذین جاہد واخوانده چو سعی و جہد کرد　　　　حق نمودش راہ پس ہادی بحر و بر شد است

آپ نے اس شعر میں واضح کیا کہ مخدومؒ نے قانون الٰہی کے اس حکم پر عمل کیا والذین جاھد وافینا لنھد ینھم سُبُلنا۔ جو ہمارے لئے ہم تک رسائی حاصل کرنے کیلئے تندہی اور جاں فشانی سے کوشش کریگا ہم ضرور اُسکو اپنے پاس پہنچنے کے راستے دکھایئں گے اسکا اُن پر یہ ردِعمل ہوا کہ آپ قرب کے ایسے بلند منازل پر فائزالمرام ہوئے کہ آپ اپنے دور میں بیشتر بحر وبر کے مخلوقات اللہ کے راہبر ورہنما بن گئے ۱۲۔

بود مرغ روح اورا منظر عرش آشیاں　　　　پس بدُنیا بیقرار از شوق آں منظر شد است

اس شعر سے برزخی زندگی اجاگر ہو جاتی ہے جو بالمشاہدہ سامنے آتی ہے لہذا پڑھنے والے کو اپنا عقیدہ راسخ ہو جاتا ہے نیز موت کی کراہت اُس سے دور ہو جاتی ہے وہ سمجھتا ہے دراصل موت راسخ الاعتقاد اور صحیح العمل اولاد آدم کے لئے ایک نعمت ہے اور یہ واضح ہو جاتا ہے کہ انسان اپنی کمند اس زمین وزمان سے آگے ڈال سکتا ہے بشرطیکہ اُسکے پاس علمی اور عملی ٹھوس اور مضبوط قوت ہو۔

آپ کے روح مبارک کو دنیا میں اللہ کے فضل وعنایت سے وہ جگہ ملحوظ نظر تھی جہاں اس دنیا کو چھوڑنے کے بعد آپ قرار پذیر ہونے والے تھے اس لئے دنیا میں اُس جگہ کو پانے کے لئے آپ کی روح بیقرار تھی۔۱۳

برزخی زندگی کو اجاگر کرنے کی سمت میں علامہ خاکیؒ کے یہ دو شعر قابل غور ہیں:

بار ہا مکشوفش احوال قبور　　　　ریشیان در مزار چار ہمدو آتش پُشکر شد است

کشفش از قبر پدرشد کو یہ تشریف قدوم　　　　ناخرِ اہل مزار قرینہ تجر شد است

Scanned by CamScanner

ان دوشعروں میں واضح ہے کہ آپ نے حضرت شیخ نورالدین ریشی حضرت زین الدین ریشی اوراپنے والد بزرگوارحضرت باباعثمان رینہؒ کے ساتھ ملاقات کی اور برزخی زندگی کا مشاہدہ کیا۔ اور اُس سے متاثر ہوکے آپ ابدی زندگی کے شوقی ہوگئے۔

غرض وردالمردین میں حضرت باباداوٗدخاکیؒ نے بلندتر دقیق مضامین آسان اوردلکش پیرایہ میں بیان کئے ہیں عقائد کی عمیق حقیقتیں اور گہری حکمتیں واضح کردیئے مثلاً قرآن کریم کی اہمیت اسکی تلاوت کے فیوض برکات' اذکاراوراد کے فوائد' ان کے ثمرات تعلق باللہ کی اہمیت' اتباع رسولؐ کی دولت' بزرگان دین اورسلف صالحین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی عظمت اوران سے استمد اد کی صحیح صورت وغیرہ۔

آپ نے یہ بھی واضح کردیا کہ فسق فجور' بغاوت جہالت' انسان کیلئے نہ صرف دنیا میں ہی باعث رسوائی ہے بلکہ آخرت میں بھی یہ باعث خجالت اورذلالت ہےاس سے انسان سے انسانی صورت سلب ہوجاتی ہے کیونکہ انسانی صورت قدرت کی طرف سے ایک احسان اورانسان کیلئے عظمت ہے اللہ کا فرمان ہےلقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم ہے نے انسان کوعمدہ ساخت میں پیدا کیا ہےاس صورت کا مستحق وہ انسان نمادرندہ نہیں ہوگا جو باکردار نہ ہو بلکہ اپنی بداعمالی سے قصر مذلت میں گرچکا ہوسماج کے لئے وبال بنا ہو۔ملاحظہ ہو یہ شعر: ۱۴

نیست مخفی غورمُرتد منافق راکہ ہست حاکم کفردل شاں قبل ماظہر شداست

اس شعر حضرت باباداوٗدخاکیؒ کہتے ہیں کہ جہالت انسان کے لئے بہت ہی خطرناک شئے ہیں۔اس لئے انسان کوعلم حاصل کرناضروری ہے۔

چوں خداعلم لدنی کرد تعلیمش زمہر بہراسرارالٰہی عالم امہر شداست

آپ نے حیات نبوی کوبھی واضح کردیا اورثابت کیا کہ امت کی رہنمائی میں اورنازک ترین اوقات پراُن کی شفاعت' دعااور ہدایت سے مومن مستفید ہوسکتا ہے۔

مصطفٰی راہم مع الاصحاب دیدہ بارہا زین سبب در مذہب سُنیہ راسخ ترشداست

اس طرح راہ نجات کوبھی واضح کردیاغرض یہ قصیدہ یادکرنے' یادرکھنےاوراپنانسخہ عمل بنانے کا استحاق رکھتا ہے۔حلقہ علم وادب کےعلاوہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسکوعوامی حلقوں میں بھی مقبولیت بخشی

Scanned by CamScanner

ہے کیونکہ یہ محبوب کے محبوب کا کلام ہے جو بارگاہ محبوبیت میں مقبول ہوا ہے لہٰذا حقیقت یہ ہے کہ" حاجت مشاطہ نیست' روی دلارام را۔ ۱۵

(۲) دستور السالکین: دستور السالکین دراصل حضرت بابا داوٗد خاکیؒ کے مشہور قصیدہ وردالمریدین کی ایک مبسوط فارسی شرح ہے۔ یہ شرح اصل منظوم تصنیف کی طرح حضرت بابا داوٗد خاکیؒ نے خود تحریر کی ہے۔ فارسی نثر و نظم کا یہ مرقع جس میں قصیدہ منظوم اور اسکی شرح فارسی نثر میں ہے۔ حضرت بابا داوٗد خاکیؒ کی سب سے اہم اور ضخیم تصنیف ہے۔

(۲) دستور السالکین: دستور السالکین کو مصنف نے وردالمریدین کی شرح تک ہی محدود نہیں رکھا ہے بلکہ اس کتاب کے غائر مطالعہ سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ اس میں مصنف نے علمی، مذہبی اور فقہی مسائل کو عالمانہ انداز میں سمجھانے کی بھی کوشش کی ہے۔ حضرت بابا داوٗد خاکیؒ کو اپنے طویل قصیدے وردالمریدین کی شرح تحریر کرنے کی ضرورت اُس وقت محسوس ہوئی جب انہیں اس بات کا احساس ہوا کہ منظوم کلام میں تشریح اور توضیح کے کم امکانات موجود ہونے کے پیش نظر اُن کا فہم وادراک بعض اوقات پڑھنے والوں کے لئے دشوار ہوتا ہے۔ ان مسائل اور مشکلات کی توضیح کیلئے حضرت بابا داوٗد خاکیؒ نے فارسی نثر میں خود ہی وردالمریدین کی شرح لکھی اور اس کا نام دستور السالکین رکھا۔

دستور السالکین کو بعض لوگ مجموعۃ الفواید کے نام سے بھی یاد کرتے ہے۔ لیکن واقعہ یوں ہے کہ شرح قصیدہ ضروریہ اور وردالمریدین کی شرح دو حصّوں پر مشتمل ہے۔ پہلے حصّے یعنی شرحِ ضروریہ کو مجموعۃ الفواید اور دوسرے حصّے کو وردالمریدین کی شرح کو دستور السالکین یا بحر الحکم کا نام دیا گیا ہے۔ البتہ دونوں شرحوں کے مجموعے کو شرحِ وردالمریدین کے نام سے شہرت حاصل ہوئی ہے۔ ۱۶

دراصل یہ کتاب تصوف سے متعلق ایک مستند مآخذ کی حیثیت رکھتی ہے اور کشمیر میں صوفیانہ عقائد و آراء کی ترویج اور ارتقاء میں سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ مصنف تصوف و عرفان سے متعلق فارسی اور عربی کی متعدد تصنیفات سے استفادہ کر چکے ہیں۔

یہ کتاب علوم ظاہری و باطنی سے متعلق ایک انمول خزانہ ہے جس میں سلطان العارفینؒ کے حالات و مقامات، مقامی ریشیوں اور صوفیوں کے اعتقادات اور خوارق عادات بیان کرنے کے ضمن میں تصّوف و عرفان کے باریک نکتے، ذکر و فکر، شریعت طریقت اور حقیقت کے اسرار و رموز، سلوک میں انسان

Scanned by CamScanner

کامل اور مرشد کی ضرورت، مرشد کے اوصاف، عالم ناسوت، ملکوت، جبروت اور لاہوت، سلوک کے سات مقام جیسے طورِ جن، طورِ نفس، طورِ قلب، طورِ روح، طورِ خفی اور طورِ غیب الغیب، حضرت مخدومؒ کے کشف و کرامات، سلسلۂ طریقت، عبادت و ریاضت، زہد و تقویٰ غرض اسلامی تصوف کا ایک جامع دائرۃ المعارف ہے۔

طیرِ طورِ جن و طورِ نفس و قلب روح وسر   ہم خفی کردہ بغیب الغیب ہم اطیر شد است ۱۷

صوفی گری کے اسرار رموز سے مالا مال دستور السالکین میں اس امر کی طرف بھی خاکیؒ نے اشارہ کیا ہے کہ راہِ سلوک اختیار کرنے کے بعد تصوف کے چودہ سلسلوں میں سے کسی ایک سلسلہ کے مرشد کی رہنمائی کے زیر سایہ سلوک کے مراحل طے کرنا پڑتے ہیں۔ ۱۸

اس کے علاوہ مصنف نے قرآن و احادیث اور تابعین و تبع تابعین کی مستند تصنیفات کی روشنی میں صوفیانہ اصطلاحات کی بھی وضاحت کی ہے۔ تصوف کی اصطلاحات جہادِ نفس، مقام شہود، ہوش در دم، خلوت در انجمن، بصیرت، شہود ذات، شہود صفات، شہود افعال، قطب، بیعت، امرِ معروف و نہی منکر، لوح و قلم، اسم الباطن، اسم الظاہر، علم الیقین، عین الیقین، شریعت، طریقت، حقیقت، انسان کامل، خلیفۂ جامِ جہانما، آئینۂ نما، ہادی، شیخ وغیرہ کے بارہ میں مصنف نے تفصیلی بحث درج کی ہے۔

باریاضت ساختہ علم الیقین عینا لیقین   پس ہم از حق الیقین از لطف حق حق در شد است ۱۹

(۳) قصیدہ ضروریہ (شرح مجموعۃ الفوائد): قصیدہ ضروریہ ۱۳۱ ابیات پر مشتمل ہے۔ حضرت خاکیؒ نے اس میں ایمان، اسلام اور اسلام کے ضروری ارکان کے بارے میں اپنا نقطۂ نظر پیش کیا ہے۔ اس لئے اس کا نام رسالۂ ضروریہ رکھا گیا ہے۔ حضرت خاکیؒ خود فرماتے ہیں۔

پس در ایمان و در اسلام وضروریات دین   این رسالۂ منتظم چون رشتہ جوہر شد است
شد مبین چون درین نسخہ ضروریات دین   با ضروریہ لقب این را مناسب تر شد است

زیرِ تبصرہ قصیدہ میں حضرت خاکیؒ نے سنی مسلک کے عقائد اور عبادات کی توضیح کی ہے۔ اور اہل سنت والجماعت کی برتری اور اس مسلک کی اصالت کو دلائل، تبع و تابعین کی تصنیفات و ملفوظات کے ذریعے صحیح ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ اہل سنت والجماعت کے بارے میں خاکیؒ فرماتے ہیں کہ صحیح معنوں میں سنّی وہ ہوتا ہے جو مسلمانوں کے دوسرے مسلکوں سے وابستہ لوگوں کی تکفیر نہ کرے اور ان کو

Scanned by CamScanner

بُرے الفاظ سے یاد نہ کرے۔لہذا دستور السالکین کا مطالعہ کرنے کے بعد ہم اس بات کا اخذ کرتے ہیں کہ حقیقتاً دستور السالکین، وردالمریدین کی شرح تک ہی محدود نہیں ہیں بلکہ اسمیں کچھ اور بھی چیزیں مصنف نے وضاحت کر کے پیش نظر کی ہیں۔اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دستور السالکین میں صوفیانہ فلسفے کو ایک اہم مقام تک پہچایا ہے۔[۲۰]

خاکیؒ دوسرے اہل سنت والجماعت کی طرح اہل سنت کے بے حد معتقد ہیں ۔ بلکہ ایمئہ معصوین کی مدح میں انکے یہاں پُر درداور جاذب (پُرکشش)اشعار ملتے ہیں۔ جن میں وہ اہل بیت کی برتری اور دین اسلام کے تیئں انکی خدمات کو سراہتے ہیں۔وہ اپنی والہانہ (عاشقانہ انداز) محبت و عقیدت کے اظہار کے لئے ملائک اور جن واِنس (انسان) کواپنا شاہد قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

بودہ در ہر عصر از اہل بیت جمع فاضلیں	لیک امام دوازدہ در فضل متشہر شد است
مرتضٰی با آن دونورِ چشم زین العابدین	باقر است وصادق وکاظم کہ بن جعفر شد است
ہشتم ایشان رضا و بس تقی وہم نقی	بوحسن دیگر محمد ہر یکی اکبر شد است
در دو عالم این شہادت گود ہیدای شاہدان	کین ضعیف از جان محبِ آن نکو محضر شد است[۲۱]

خاکیؒ آخر الذکر واقعہ کے ساتھ اختلاف کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ وہ کسی جگہ پوشیدہ نہیں بلکہ وہ آخرت یعنٰی قیامت کے دن وجود میں آیئں گئے۔حضرت خاکیؒ رسالتہ الاقبالیہ از شیخ علاؤ الدولہ سمنانیؒ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ امام ابوحنیفہؒ امام جعفرؒ کے ساتھ والہانہ محبت رکھنے پر فخر کرتے تھے۔اسی طرح امام شافعیؒ اہلِ سنت کی مدح پر ناز کرتے تھے۔خاکیؒ مزید لکھتے ہیں کہ اہلِ سنت والجماعت میں چار اماموں کا مرتبہ اس لئے بلند ہے کیونکہ یہی چار شخصیتیں ہیں۔جنہیں چار مذہب دار (امام) بھی کہتے ہیں۔

حنیفہ، اہل سنت و جماعت کے علاوہ حضرت بابا داؤد خاکیؒ نے شعیوں اور سنیون کے آپسی بھائی چارہ پر بھی زور دیا ہے جسکا مطلب یوں ہوگا کہ شیعہ اور سُنی کچھ الگ نہیں بلکہ ایک ہی مکتعبہ فکر کے دو پہلوں ہے۔اسے یہ چیز بھی ظاہر ہو جاتی ہے کہ حضرت باباداؤد خاکیؒ کی نظر میں انسانیت کے ساتھ حُسن سلوک کرنا ایک اھم حکمت آمیز کام ہے،اور الگ الگ مکتعبہ فکر ہونے پر کوئی لڑائی نہیں بلکہ آپسی بھائی چارہ قائم رکھنے کی اشد ضروریت انسان کو پالینی چاہئے۔

Scanned by CamScanner

شعیہ وسُنی یکے ہستند امازاہل رفض   اِدّعایِ شیعگی وسب وبغض انکر شداست ۲۲

حُسن کے علاوہ حضرت بابا داوَد خاکیؒ نے اس قصیدے میں اسلام کے کچھ بنیادی فرائض بیان کئے ہیں۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ بنائے مسلمانی پانچ چیزیں ہیں۔ ۱۔ توحید ۲۔ نماز ۳۔ روزہ ۴۔ زکوٰۃ ۵۔ حج۔ ان میں سے اوّل الذکر تین کو چھوڑ کر آخر الذکر دو پر بحث کرتے ہوئے حضرت خاکیؒ فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ اور حج دونوں صاحب استعداد شخص کے لئے فرض ہیں بلکہ مفلس الحال مسلمان کیلئے نہیں۔ خاکیؒ فرماتے ہیں کہ اسلام میں سات واجبات ہیں۔ وتر، قربانی، عمرہ، نفقہ (کفالت)، فطر (افطار)، خدمتِ مادر و پدر۔ اسی طرح واجبات ایمان سے متعلق بھی خاکیؒ لکھتے ہیں کہ یہ سات ہیں۔ صحتِ علوم دین سقی وتشنہ، پرسشِ بیمار، مدد یا ہمدردی کرنا، احسان کرنا محتاجوں پر وغیرہ ۲۳

حضرت خاکیؒ کے زیرِ نظر قصیدہ میں نماز کے فرائض پر بھی بحث درج ہے جو کہ تعداد میں چودہ ہیں۔ نماز ادا کرنے میں ایک مسلمان پر یہ چودہ فرض عائد ہوتے ہیں ان میں بطورِ مثال پہلا پاکی تن، دوسرا پاکی جامہ، تیسرا پاکی مکان یا جای، چوتھا ستر عورت وغیرہ ہیں۔ اسی طرح نماز جمعہ ادا کرنے کے بارہ شرط ہیں۔

اس کے قصیدہ ضروریہ میں حضرت خاکیؒ نے خلفائے راشدینؓ کے مقام اور انکے مرتبہ کو احادیث نبویؐ کی روشنی میں متعین کرنے کی بھی کوشش کی ہے۔

موضوع کے لحاظ سے خاکیؒ کا قصیدہ ضروریہ ایک بڑی اہمیت کا حاصل ہے۔ اس میں انہوں نے حُسن سلوک کے علاوہ دینِ اسلام کے اُن لازمی ارکان کی توضیح کی ہے۔ جن کی طرف عام طور پر لوگ بہت کم توجہ مبذول کرتے ہیں۔ فقہی مسائل پر انکی یہ مبسوط منظوم تصنیف قارئین کو اسلام کے بنیادی ارکان سے واقف کراتی ہے۔ قصیدہ ضروریہ کی شرح بابا داوَد خاکیؒ نے خود فارسی نثر میں لکھی اور شرح کا نام مجموعۃ الفوائد رکھا گیا ہے۔

غرض اس قصیدے میں حضرت بابا داوَد خاکیؒ نے حنفی، شافی کے علاوہ شیعہ مکتبہ فکر کے بارے میں اور اس کے پیروکار کا ذکر کرتے ہوئے ایک طرح کا آپسی بھائی چارہ جس کو ہم حُسن سلوک کے بھی نام سے جانتے ہیں کا ایک اہم ترین موضوع ہے۔ ۲۴

پس بابا داوَد خاکیؒ کے چند قصیدوں کا مطالعہ کرتے ہوئے یہ بات وضائح ہو جاتی ہے کہ انکی

Scanned by CamScanner

تصانیفات میں کوئی ایک موضوع زیر بحث نہیں لایا گیا بلکہ بہت سارے موضوعوں پر حضرت بابا داوٗد خا کیؒ نے اپنا نظریہ پیش کیا۔ان تصانیفات میں جہالت کی تنقید کرتے ہوئے بابا داوٗد خا کیؒ نے علم حاصل کرنے پے خاص زور دیا ہے۔اسکے ساتھ ساتھ صوفی کرام کی عزت کرتے ہوئے انکا مقام بلند کہتے ہوئے صوفی علوم جیسے عرفان،معارفت،طریقت اور شریعت کو بھی قلمبند کیا ہے۔

اگر چہ بابا داوٗد خا کیؒ کی تصانیفات صوفی علوم،قرآن وسنت،علم اور جہالت پر مبنی ہے۔البتہ یہ تصانیفات فارسی زبان کو ایک اھم وسعت پیش کرتی ہے۔اور اُس زمانے میں جب فارسی کی اہمیت بہت زیادہ تھی،صوفی علوم اور قرآن سنت کو قلمبند کرتے ہوئے بابا داوٗد خا کیؒ نے فارسی زبان میں برتری لانے کے لئے ایک اھم رول ادا کیا ہے۔غرض بابا داوٗد خا کیؒ کی تصانیفات کا فارسی زبان میں ایک بہت بڑا ادین ہے۔

۱۔ دکتر محمد منور مسعودی۔دانش۔دانشگاہ کشمیر۔شمارہ ۹۹۔۲۰۰۰ میلادی،ص ۱۴۲۔

۲۔ دکتر محمد منور مسعودی۔دانش۔دانشگاہ کشمیر۔شمارہ ۹۹۔۲۰۰۰ میلادی،ص ۱۴۲۔

۳۔ محمد صدیق نیاز مند۔ہفت گنج سُلطانی۔اشاعت اول۔اکتوبر ۱۹۹۴ء۔اویس وقاص پبلشنگ ہاؤس۔سرینگر کشمیر،ص ۱۰۰۔

۴۔ خا کیؒ کی آخری تصنیف ''رسالۂ کمال نامۂ اخوان'' کے بارے میں تذکرہ العارفین میں درج ہے کہ اس کتاب میں اُن غیر کشمیری اولیائے کرام کا حال درج ہے،جن کی صحبت میں حضرت خا کیؒ نے کچھ وقت گزارا تھا۔رسالۂ کمال نامۂ اخوان کا ایک نسخہ خا کیؒ نے مصنف تذکرہ العارفین باباعلی رینہ گومیر یعقوب کے ذریعے بھیجا تھا۔'' تذکرہ العارفین برگ ۲۲۸ مخطوط کلچرا کادمی،ص ۳۔۱۔

۵۔ پُروفیسر سیدہ رقیہ۔ چک دور کی فارسی نثر۔ پیارا پرنٹنگ پرس۔سرینگر۔جنوری ۲۰۱۴،ص: ۱۹۵۔

۶۔ دکتر محمد منور مسعودی۔دانش۔دانشگاہ کشمیر۔شمارہ ۹۹۔۲۰۰۰ میلادی،ص ۱۴۴۔

۷۔ مولانا سید قاسم شاہ بخاری۔ وردالمریدین۔ شیخ محمد عثمان اینڈ سنز تاجران کتب۔گلشن

Scanned by CamScanner

پبلشر۔سرینگر کشمیر،ص۔ا۔

۸۔ دکترمحمد منور مسعودی۔دانش۔دانشگاہ کشمیر۔شمارہ۹۹۔۲۰۰۰ میلادی،ص ۱۴۷۔۱۴۸۔۱۴۹۔

۹۔ مولانا سید قاسم شاہ بخاری۔وردالمریدین۔ص:۸۔

۱۰۔ مولانا سید قاسم شاہ بخاری۔وردالمریدین۔ص:۳۔

۱۱۔ مولانا سید قاسم شاہ بخاری۔وردالمریدین۔ص:۴۔

۱۲۔ مولانا سید قاسم شاہ بخاری۔وردالمریدین۔ص:۲۔

۱۳۔ محمد صدیق نیازمند۔ہفت گنج سُلطانی۔اشاعت اول۔اکتوبر۱۹۹۴ء۔اولیس وقاص پبلشنگ ہاؤس۔سرینگر کشمیر،ص ۱۰۱۔

۱۴۔ تذکرہ العارفین برگ ۲۲۸ مخطوط کلچرا کادمی،ص ۱۵/۱۔

۱۵۔ محمد صدیق نیازمند۔ہفت گنج سُلطانی۔اشاعت اول۔اکتوبر۱۹۹۴ء۔اولیس وقاص پبلشنگ ہاؤس۔سرینگر کشمیر،ص ۱۰۲۔

۱۶۔ مجموعتہ الفواید کا ایک نسخہ کلچرا کادمی کے کتب خانے مخطوطات میں زیر شمارہ ۳۷۴ محفوظ ہے۔اس نسخے میں درج قصیدہ ضروریہ کے ۱۳۱ اشعار اور قصیدہ وردالمریدین کے ۳۵۰ ابیات کی شرح درج ہے۔دونوں ملا کر اشعار کی تعداد ۴۸۱ بنتی ہے۔قصیدہ ضروریہ اور قصیدہ وردالمریدین دونوں کا وزن قافیہ اور بحر یکسان ہے۔مزید مطالعہ کے لئے ملاحظ فرفائیے: اکادمی مخطوطات ۲۰۲/۱ مطبوء کلچرا کادمی سرینگر۔

۱۷۔ محمد صدیق نیازمند۔ہفت گنج سُلطانی۔اشاعت اول۔اکتوبر۱۹۹۴ء۔اولیس وقاص پبلشنگ ہاؤس۔سرینگر کشمیر،ص ۱۰۷/۱۰۸۔

۱۸۔ بابا داؤد خاکیؒ مجموعتہ الفواید،مخطوطہ مملوکہ کلچرل اکادمی سرنیگر شمارہ ۳۷۴،ص ۹۔۱۰

۱۹۔ مولانا سید قاسم شاہ بخاری۔وردالمریدین۔ص:۷۔

۲۰۔ بابا داؤد خاکیؒ مجموعتہ الفواید،مخطوطہ مملوکہ کلچرل اکادمی سرنیگر شمارہ ۳۷۴،ص ۱۰۔

۲۱۔ بابا داؤد خاکیؒ مجموعتہ الفواید،مخطوطہ مملوکہ کلچرل اکادمی سرنیگر شمارہ ۳۷۴،ص ۱۲۸۔

۲۲۔ مولانا سید قاسم شاہ بخاری۔وردالمریدین۔ص:۸۸۔

Scanned by CamScanner

۲۳ ۔ باباداوٗد خاکیؒ، مجموعۃ الفوایدؒ، مخطوطہ مملوکہ کلچرل اکادمی سرینگر شمارہ ۴۷۳، ص ۱۲۸

۲۴۔ محمد صدیق نیاز مند۔ ہفت گنج سُلطانی۔ اشاعت اول۔ اکتوبر ۱۹۹۴ء۔ اویس وقاص پبلشنگ ہاؤس۔ سرینگر کشمیر، ص ۱۱۱۔

Scanned by CamScanner